



قال الله تعالى هُدًى وَرَحْمَةً لِّلْمُؤْمِنِينَ (۱۱) رُكوع
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہدایت اور رحمت ہے مومنوں کے لیے اور مومنوں کے لیے

الحمد لله والمنة

تصدیق الایات

مؤلف

حضرت بندگی میان سیقا محمد گروہ مصدقان امام مہدی عو خلقیۃ اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام

مع
مکتوب حضرت بندگی میان سیقا محمد گروہ مصدقان امام مہدی عو خلقیۃ اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام

مترجم

باتمام سعید اللہ ابن محمد سی صاحب مرحوم اہل مہنا باد

بغرض افادہ قومی

۱۳۶۱ھ

مطبوعہ عہد آفرین برقی پریس حیدر آباد دکن
قیمت :- براہ کرم شروع سے آخر تک سے پتہ چلتے

التاس

بسم الله الرحمن الرحيم

تلج میراجہ تدرائے قدیم (انا حقہ دلاور)

مصدقان امام مہدی موعود خلیفہ اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے التاس نہ کہ حضرت مجاہد گروہ
مہدیہ کا سرسار اور بہر کتب صدقوں کے لئے کامل ہے۔ قبل ازیر حضرت علیہ الرحمہ ناکتہ المومنین علیہ الصلوٰۃ والسلام
اور سارہ مجمع الآیات مدنیہ ظہرین کے لئے میراب تصدیق الآیات ملاحظہ میں پیش ہے نیز حضرت مولفہ مندرجہ
ذیل رسالوں کا ترجمہ ہو چکا ہے۔

التحجۃ - انوار الیمین - لطیفۃ المصدقین علی دوحۃ المکذبین المومنین بران المصدقین شفاء المومنین فضیلت
افضل القوم - ذیل العدل و الفضل - محکمات شیعہ الایمان محمدن الآداب - افضل معجزات المہدی
مذکورہ بالا رسالوں اور بعض الآیات مولفہ حضرت شاہ خوند میر غفر مترجم اور انصاف امام مولفہ حضرت
بندگی میانہ (مترجم) اور سراج الابصار مولفہ حضرت بندگی عبد الملک کا وندی عالم باندہ (مترجم) اور مطلع الاولات
مولفہ حضرت بندگی میانہ یوسفیہ رہ بنی اسرائیل ابن حضرت بندگی میرافیدہ یعقوب حسن ولایت (مترجم) کی
اشاعت پیش نظر حضرت عالم جیم شاہ میان صاحب خلیفہ حضرت میانہ یعقوب علی حسن نے تحریر فرمایا ہے کہ
بعد وصال بزرگان قائم قیامت بجای ایشان کلام بزرگوں کے صداوقین متعین کے وصال کے بعد قیامت قائم ہوئے
ایشانت برائے نصیحت و عظم طالبان حق را خصوصاً طالبان خدا کی نصیحت و غلط کے لغو کی بجائے ان کا
چنانچہ بعد غرور و قنات زاری کی شریعت بآں شمع و کلام ہے جیسا کہ آقا عجب نے نے کے بعد اندھیری را میں قنایا
چراغ است برائے کاروانی عالم (ملاحظہ ہو محکم الاعتقاد) بجائے شمع و چراغ عالم کی کاراجرائی کے لئے
علی جو حاصل شد ترا ترس از سد القوی سخن جب تجھ کو علمین حاصل ہو تو خدا اور سوی اللہ سے پرہیز کر
ور نہ تو باشی و زودین ہم راہزن ہم جیلہ گر ورنہ تو دین کا چور ہو گا نیز ڈاکو اور جیلہ گر ہو گا
گر علم نماند مرد می علمی نباشد اندراں اگر کوئی شخص علم دین پڑھے اور اس میں عمل (صالح) نہ ہو تو
باشد مثل آن بختاں گویا کتابی شست خر اس کی مثال اس گدھے کی سی ہے جس کی ٹیٹھ پر کتابیں
و ملاحظہ ہو تفسیر انصاف مولفہ حضرت شاہ راہب قتال م لہدی موئی ہیں۔

انا حقہ دلاور

تصدیق الایات

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذی اعطی ہفضلہ توفیق تصدیق آیاتہ تعریف سزاوارتہ اللہ کیلئے جس نے اپنے فضل کے واسطے
 الایات بالاحتمام و وہبنا برحمۃ تحقیق معرفت الایات کی تصدیق کی توفیق عطا فرمائی اور برائیوں کی معرفت کی
 علی الخاص و نالعام قل بفضل اللہ و برحمۃ تحقیق ہم کو اپنی رحمت خاصہ سے بخشی کہہ دے کہ
 فیذ الذ فیضہ جو علی الذ ام و صلوة علی محمد یہ اللہ کا فضل اور اس کی رحمت ہے اس پر فراموشی نہ
 سید الامام علی المہدی الموعود صا الزمان خوش رہیں و درود و نازل ہو مخلوق کے سردار محمد پر اور
 و الامام علی اصحابہم و اتباعہم الی یوم الحشر امام مہدی موعود صاحب مآل پر اور ان دونوں کے محتاج
 و الذل ام اما بعد السید قاسم ابن الحضرت اور ان کی پیروی کرنے والوں پر قیامت تک محمد صلوة کے
 المرحوم السید یوسف رحمۃ اللہ علیہ نور اللہ بعد واضح ہو کہ سید قاسم ابن حضرت عجم میانہ یوسف
 مفصلہ لما اراد ان یوفی دالۃ الامیاء رحمۃ اللہ علیہ نور اللہ مضجیہ نے جب مہدی کے نبوت کے لائق ہوئے
 المہدی علیہ السلام انفا ان ایما العالان ارادہ کیا تو کہا اسے عاقل مہدی موعود صلعم کی معرفت
 معرفۃ المہدی الموعود فی اللہ علیہ وسلم حملہ جملہ عقائد سے ہے اور جو احادیث کہ مہدی موعود صلعم
 العقائد الاحادیث الی تدل علی علامت کی علامات پر دلالت کرتی ہیں وہ سب احاد ہیں
 المہدی علیہ السلام کا احاد و ذکر کی شرح اور شرح عقائد میں ذکر کیا ہے کہ خبر و امید اپنے
 العقائد و الخبر الواحد مع شملہ مجمع البشر تمام شرائط کو شامل ہونے کے باوجود سرف
 یفید لا الطور ان الظن کہ ابہ فی الاعتقادات ظن کا فائدہ دیتی ہے و ظن حقائق میں معتبر نہیں
 و العملیات ایضا لا یجوز انہا لہم الجہاد انہما تسک اور عملیات میں بھی احادیث سے تمسک کرنا دوسری
 بالاحادیث لان اسامہ کثیر صحیح و سقیمہ و قوی وضعیف حقیقہ و مجاز نامہ منسوخ و نحوہ
 وضعیف حقیقہ و مجاز نامہ منسوخ و نحوہ ان کے مانند جیسا کہ علم حدیث سے ریات واضح ہے اور
 لکانہ فی علم الحدیث زیمان الاجتہاد علماء سنت جماعت کے اتفاق و اجتہاد کا زائد منقطع ہو گیا اور
 فلانقطع بافتاق العیاد بالیجات بھارہ اس اجتہاد کے بغیر ان احادیث سے اصول میں بحث کرنا
 الاحادیث من سراء الاجتہاد فی الاصول عین

جہالت و ضلالت و متعارض یعنی معلوم بعض
 الاحادیث اجتماع المہلک مع علیہما السلام
 ومن بعض اقوال و بعض من بعض
 من بنی اعیان و من بعض من بنی الحسین
 رضی اللہ عنہ و من بعض من وجہ ملہم
 ومن بعض اشارہ بھلا اندک المشرق و کذا
 فی تاج خمولہ و معتبرہ و کذا فی سائر علاماتہ
 فما من حدیث الا و کذا فی بعضی قاعدۃ
 الاحوال و کذا فی بعضی احکامہا اما
 بالاحادیث و بعضی فی بعضی
 شہدۃ کطلوع الشمس من مغربہا و ان قبت
 بالاحادیث فی قولہ تبارک و تعالیٰ یاتی بعض
 آیات ربک اما اذا طلعت و راہا
 الناس
 من جہات گمراہی اور جھگڑا کرنا ہے بعض بعض
 احادیث سے مہدیؑ اور عیسیٰؑ کا اجتماع معلوم ہوتا ہے
 اور بعض سے علیہ السلام علیہ السلام ہونا اور بعض سے معلوم ہوتا ہے
 مہدیؑ بنی عباس سے ہونگے اور بعض سے اولاد حسین سے
 اور بعض سے معلوم ہوتا ہے کہ مہدیؑ کا خروج مہرستان ہوگا
 اور بعض میں بات کی طرف اشارہ ہے کہ مشرق سے خروج
 ہوگا اسی طرح مہدیؑ کے مقام ولادت و بعثت اور آگے
 علامات و خلائات میں یہ کہ فی بعض حدیث میں کہ حقیقت
 ہوگی ان احوال کی بنا پر جو حدیث میں آئی ہے
 متعارض ہوتی ہیں ان کا حکم ہے کہ ملاحظہ فرمائیے
 چیز احادیث سے ثابت ہو اس پر کفار و کفار کے بعد ملاحظہ
 یقینی ہو جائیگی و بلاشبہ مشرق کی طرف سے قیامت کا طلوع ہوتا
 اللہ تعالیٰ کے فرمان و بعد ان آجائے گا انکے انکے درود و کلمہ
 کے تحت احادیث و روایات میں جو بعض کی طرف سے روایات
 طلوع ہوگا اور اس کو لوگ دیکھ لیں گے تو
 زائل ہو جائے گا اما ظنی کا ظن اور حاصل ہوگا یقین اور
 اسی طرح ہر وہ تمام اخبار غیبیہ جو علم غیبی کے معجزات
 سے ثابت کیا ہے ان کے ظاہر ہونے کے بعد میں معلوم ہوگا کہ
 ایک مشترک پر توافقی کا عمل ہوگا تو یہ بات لازم ہوگی کہ ساری
 متعارض حدیثوں کو اس مشترک کی طرف رجوع کریں
 لیکن ان احادیث میں بھی حدیث صحیحہ و حدیث ضعیفہ ثابت
 ہوتی ہیں جو احادیث مہدیؑ کی علامتوں اور آپ کی صفات
 متعلق آئی ہیں اگرچہ وہ سب احادیث و متعارض
 ہیں لیکن یہ بات کہ ایک شخص خزانہ میں مہدیؑ
 کی دعوت کرے گا قطع نظر غیبی و اثبات کے بالمتواتر

باقضاء النظر من التفتي والاثبات كما اوجرت آيات ہے مہیا کہ قرطبی نے لایا ہے کہ نبی
 القمطی قد تواترت الاخبار و متناقضت سے عہدی کے حق میں جو حدیثیں مروی ہیں جس
 بکثرت رواتھا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم و المحدثی تواتر کو پہنچ چکی ہیں اور ان کے راوی بکثرت
 علیہ السلام وقال الامام البیهقی و شہ الایمان ہیں اور امام بیہقی نے شعب الایمان میں کہا ہے
 اختلاف الثمار فی امر المحدث علیہ السلام فتوقف کہ عہدی کی علامتوں کے باب میں لوگوں نے اختلاف
 جماعة و احادوا العلم بالعلم و اعتقاد و اذہ کیا ہے پس ایک جماعت نے توقف کیا اور علامہ کے علم کو
 واحدا و لا فاطمة بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عالم کے خدا متنازعے اور اس بات کی قطعاً
 صلی اللہ علیہ وسلم بخلافہ اللہ متفق نہ ہو و بیعتہ کہ عہدی ایک شخص ہے فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد
 اس کو پیدا کر لیا انہ جب چاہیگا اور جو
 لایہ و یخرج فی آخر الزمان کذا اور سعد کر لیا اس کو اپنے دین کی نصرت کے لئے اور کھلیگا آخر زمانہ
 الدین فقنا فی شرح المقاصد و فہم اسی طرح علامہ سعد الدین فقنا زانی نے شرح مقاصد میں لایا
 العلماء الی انہ امام عادل من اولاد فاطمة و علماء اہل سنت جماعت کا مذہب ہے کہ عہدی امام اول
 بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یثقلہ اللہ فاطمہ بنت رسول اللہ
 متفق نہ ہو و بیعتہ نصرت لایہ کذا ذکر الامام کی اولاد سے اشد تعالیٰ بیدار کر لیا عہدی کو جب چاہیگا
 دین کی نصرت کے لئے اسی طرح ذکر کیا ہے امام بیہقی نے
 البیهقی نقی الایمان فاذا اکل غنقہ العلماء شعب الایمان میں پس جب چاہو علماء اہل سنت و جماعت
 و جماعہ علی هذا الوجه فالاعتقاد انہ کا اعتقاد اس طرح کہ ہے تو ان کے اعتقاد کے برخلاف
 و طلب العلامات عن فضو و جماعہ و المحدثی علامات کو طلب کے ناماً کل ففعل اور میں جماعت
 المحدث علیہ السلام و یثقلہ السلف و خلف ہے اور سلف و خلف بلکہ کل مذاہب و ملت کے
 بل ثبت یثقل کل المذہب المحدث صرح اتفاق سے عہدی موجود کی ذات حق ہے عہد کے
 صاحب النیوایہ و نقی قولہ تعالیٰ ان کفر و اوجی الامام الایمان و طریق الوضو
 الی الحق کما فی کتاب ما من الحق و المشرکین مانند ان کے اور یا روگردانی کے حق ہو مانند شریعت اور شرکین
 و المشرکین من قبل علیہم فی الذل لا یجوز انہ نہیں تھے علیہ ہونہ انہ اس خلافت سے عہدہ نہ لائے یہاں تک
 الذینہ ای الحجۃ الوضوۃ الموصلة الی اسطو و ارجے اس میں یعنی تحت اس جو او کس طرف پہنچانی دینی مباد

وذلك ان الفرق المختلفة المحيطة بهم
 وصلا لا تهمهم اليهود والنصارى والمشرکین
 كانوا يتحاطون ويتنازرون في كل حروب
 حقيقة ما عليه ويدعو صاحبہ الیہ و
 دينه الما بالباطل فيحققون على ان لا تنفك
 عما نحن فيه حتى يخرج النبي الموعود في الكتابين
 المامورين بابعاده فيهما فتنبهوا ففوق على الحق على
 واحدا كما عليه الان بعينه حال هو كلاء
 والے متفرق اہل مذاہب

المتعصبين من اهل المذاهب المتفرقة وانتظارهم
 خروج المهدي عليه السلام في آخر الزمان وعلما
 على ائمة متفقين على كلمة واحدة ولا يحال
 اولئك اذا خرج اعادنا الله من المثل فليكن الله

قولهم ويلينهم ما تقرؤا تفروا قويا وما اشدت
 اخلا فهم وتعاذهم الامم بعد مجاء تهم
 البينة نحو وجهه لا كل فرق بل كل شخص توهم
 انه يوافق هو او يصوب اليه لا محالما به
 مدينه فلما ظهر خلافة الملائكة اذ كفر وعناده

واشدت شكمتهم وخفيته انتهي ومحات
 صلوا هذا الذات صلوات الانبياء عليهم السلام
 اس وقت مہدی کی پہلی کی کوئی انبیاء علیہم السلام

یہ اس وجہ سے کہ مختلف فرقہ ہوں دو نصاریٰ، بیشتر کین کچھ
 اپنی نفسانی خواہشوں اور گراہیوں میں سے بچتے آہستہ
 ایک دوسرے سے غیبت، اور عناد رکھتے تھے اور سرگرداں
 پر تھا اس کے حق ہونے کا دعویٰ کرتا تھا اور اپنے ملاقاتی کو اپنے حق
 طرف بلاتا تھا اور اپنے ملاقاتی کو دین کو باطل کی طرف متوجہ کرتا تھا یہ وہ
 آپس میں متفق رہتے تھے کہ ہم جن میں ہیں اس علیحدہ نہیں ہو سکتے ہیں
 وہ نبی ظہور کرے جس کا دعویٰ کیا گیا ہے اور جس کی جانب پر توجہ کرتا
 انجیل میں حکم کیا گیا ہے پس ہم غیر موعود کی اتباع کریں گے اور ایک
 کلمہ پر رہ کر طویل حق پر اتفاق کریں گے اب بعینہ ان بہتر فرقہ

متعصبوں کا حال ہے اور ان کا انتظار آخری زمانہ
 میں مہدی کے نکلنے کے متعلق اور ان کا وعدہ کرنا
 مہدی کی اتباع پر اس حال میں کہ وہ ایک کلمہ متفق ہیں
 اور نہیں سمجھتا ہوں میں بہتر فرقوں کے حال کو گراں حال
 فرقوں کا جو یہود و نصاریٰ و مشرکین سے مذکور ہوا اور جب کہ

مہدی ظاہر ہو جائیگا تو اشد کفر کو مخالفت کی شریعت چاہے چکا ہے
 اللہ نے ان کے قول کی اور بیان کیا کہ وہ لوگ نہیں تفرق ہوئے
 قوی طور پر تفرق ہوا اور نہیں سخت ہوا ان کا اختلاف اور بھی
 آپس کی دشمنی گہر ہو گئی کہ آگیا ان کے پاس میں رحمت و مہم
 مہدی کا کفر کی وجہ سے کیونکہ فرقہ ہاں شرع ہو گیا ہوتا کہ مہدی کی

خواہش کے موافق ہو جائے مگر اس کے بعد کفر و کلمہ
 اس وجہ سے کہ وہ اپنے دین باطل کی دعوت میں پڑے ہیں
 پس جب مہدی اس کے خلاف غیظ ہو گا تو اس کا کفر اور کلمہ
 بڑھ جائیگا اس کا کلمہ اور حد سخت ہو جائے گا اور

السلام وهو التوافق بينهم لهذا لا قسرا للجمع
 الامم وتوافق اقوال الانبياء وافعالهم
 احوا لهم موجب التصديق كما ذكر في الطوابع
 فجميع سيوره وصفاته المتواترة كمالا منزهة الصفة
 والاعراض عن الدنيا ملة عمه والسحاوة
 الى غاية لم يمسك الا قوت يومه والشجاعة
 حد لا يفترق وان اعظم الرعب مثل يوم
 والفصاحة التي ابلت مصارع الخطباء من
 العرب والعرباء والاصهار على الدعوى مع ما
 تروى من المتاعب المشاق والترفع عن الغيبة
 والتواضع مع الفقراء وذلك لا يكون الا للانبياء
 عليهم السلام ذل لا يتفق لاحد من الخلق
 وجتماع لهذه الصفات في ذات واحد وجان اجتماعها
 في ذاته من اعظم المعجزات واقوى الدلائل على نبوته
 انتهى فليكن كما يكون ذلك اقوى الدلائل على صحة
 محمديه المهدى للموعود وعليه السلام وقال الامام
 ابو جعفر محمد بن الفضل في الاحياء في بيان
 النبوة بجوامع اخلاقه وادابه وادب ذلك
 كما لا يتصور لك ذلك لا يلبس به احد من
 شئ ما له واحواله شواهدنا طقة بصدق حتى
 ان لا يعجز الى الجلسه كان يراد فيقول والله
 ما هذا ربه كذا بل لو لم يكن الا هذا
 الامور انظاره نحن نرى كذا

وقال الامام ابو محمد النضر ابادي في تفسيره
 كاشف المعاني تحت هذه الآية مصداقها
 معلوم من الاقوال والافعال والاحوال
 لكتبت موافقه باعماله واحواله واقواله
 هذه الآية وان نزلت لتصدق بنبينا عليه
 والسلام في القرآن لئلا يكون جاريه
 الانبياء عليهم السلام من قبله حيث جعل الشيعه
 ابو منصور لما تدرى مصداق
 لجميع الانبياء والمسلمين فاما من نبي ولامه
 الاكلان والامور الموجهة ومقتضاه وكان
 الامور فمما اذا قلهم رجل صالح موافق
 الاقوال والافعال والاحوال للانبياء الماضيه
 والحاليه ثم ادعى النبوه وخبر عليهم ان يقبلوه
 ثم من كان من الامه فشاكموا بالطلب المعجزة
 فمن قبل روية المعجزة كان
 ايمانه اقوى الايمان ابو بكر رضي الله عنه
 لان الاصل في امر النبوه هو الاخلاق و
 اما المعجزة فمما تهاهوا بها المشركون تشابهها
 في كونهم خارجين لا دقوا عافانك من امر حيث
 يوم من بااخلاق جعل المعجزة معجزة اوليها
 واحلافه محمد عليه السلام اذا كان في امر
 بااخلاق الانبياء عليهم السلام في كمال الوفاء
 ثم جاء بخطاب من الله ورسوله واتبع عن
 حاله باذن من الله مكن بحيث لا يتقدم الشيعه
 سلكه في غير احوال
 معكم في تحت الامم ابو محمد نصر ابادي في تفسيره
 كاشف المعاني تحت هذه الآية مصداقها
 معلوم من الاقوال والافعال والاحوال
 لكتبت موافقه باعماله واحواله واقواله
 هذه الآية وان نزلت لتصدق بنبينا عليه
 والسلام في القرآن لئلا يكون جاريه
 الانبياء عليهم السلام من قبله حيث جعل الشيعه
 ابو منصور لما تدرى مصداق
 لجميع الانبياء والمسلمين فاما من نبي ولامه
 الاكلان والامور الموجهة ومقتضاه وكان
 الامور فمما اذا قلهم رجل صالح موافق
 الاقوال والافعال والاحوال للانبياء الماضيه
 والحاليه ثم ادعى النبوه وخبر عليهم ان يقبلوه
 ثم من كان من الامه فشاكموا بالطلب المعجزة
 فمن قبل روية المعجزة كان
 ايمانه اقوى الايمان ابو بكر رضي الله عنه
 لان الاصل في امر النبوه هو الاخلاق و
 اما المعجزة فمما تهاهوا بها المشركون تشابهها
 في كونهم خارجين لا دقوا عافانك من امر حيث
 يوم من بااخلاق جعل المعجزة معجزة اوليها
 واحلافه محمد عليه السلام اذا كان في امر
 بااخلاق الانبياء عليهم السلام في كمال الوفاء
 ثم جاء بخطاب من الله ورسوله واتبع عن
 حاله باذن من الله مكن بحيث لا يتقدم الشيعه
 سلكه في غير احوال

وَجِبَ عَلَى الْحَقِّ أَنْ يَقْبَلُوهُ وَلَا يَتَجَوَّزَ تَكْذِيبُ مِثْلِهِ
اِذَا لَمْ يَظْهَرْ عَلَى سَادَةِ شَيْخِ طَيْفٍ ذَلِكَ وَيَكُونُ
اس کی زبان پر اس سے پہلے دعویٰ پہلے پھر ع کے خلاف کوئی آ
ظاہر نہ ہوئی ہوگی اور اس کی سرکارات شری سے مخلوط اور شری
اس پر غارتگی کا محض ہوگا و جذباتی میں محض است نہ ہوگا
فَكَانَ تَكْذِيبُهُ كَتْذِيبِ أَحَدِ رُسُلِ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ
السَّلَامُ لَا فِي تَكْذِيبِهِ تَكْفِيرٌ وَتَكْفِيرُ الْمُؤْمِنِ
الصَّالِحِ الْكَافِرِ يُخَفِّضُ وَكَانَ إِجْرَاءُ اللَّهِ بِوَاسِطَةِ
رُوحِ رَسُولِ اللَّهِ دَلِيلًا قَاطِعًا فَيَسْقُطُ الدَّلِيلُ الْفُطْرِيُّ
اِذَا تَعَارَضَ لَدُنْ مَنْ وَصَلَ هَذَا الْمَقَامَ لَا يَفْتَرِي
عَلَى اللَّهِ لَكِنَّهُ فِي ذَلِكَ وَاجِبُ التَّصْلِيحِ
وَجَوْزُ تَصْلِيحِ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ لَا يَزِيدُ
الْإِتِّصَالَ بِمُحَمَّدٍ الْمَوْافَقَةَ تَحْصِيلَ الْأَنْبِيَاءِ
الْمَاضِيَةِ فَكَانَتْ الْخَصْلَةُ عِلَّةً وَجَوْزُ التَّصْلِيحِ
وَذَلِكَ مَوْجُودٌ فِي هَذَا الرَّأْيِ وَالْحُكْمُ عَلَيْهِ
وَذَلِكَ مِنْ أَصُولِ الْفَقْهِ الْحَنْفِيِّ لِهَذَا حَلَالٌ
وَأَوْسَرُ صَاحِبِ الْمَسْئَلَةِ تَحْتَ هَذِهِ الْآيَةِ
وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ آمِنُوا بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ قَالُوا فَاوْثِقْ
بِمَا أَنْزَلَ عَلَيْنَا وَبِكُفْرُونِ بِمَا لَمْ يَكُنْ مِنْهُ وَهُوَ الْحَقُّ
مَصْدَقٌ لِمَا مَعَهُ مِنْ أَنْبِيَاءِ كُفْرَانِ بَاتُورُ
خَيْرٌ لَزِمَ مَعْنَى تَوْبَةٍ كُفْرَانِ بِخَيْرِ بَشَرٍ
أَنْ يَزِيحَ عَنْ هَذَا الْمَقَامِ أَيْضًا كُفْرُهُ بِالتَّوْبَةِ لَا

اس لئے کہ جب ایک چیز دوسری چیز کے موافق ہو جائے تو

پہلی چیز کے انکار سے دوسری چیز کا انکار ہو جاتا ہے
نہ کہ کوئی کوہ دونوں چیزیں ایک دوسری کے موافق

اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب آیا ان کے پاس اللہ کی

طرف سے رسول کہ سچا بتا رہا ہے اس تک کہ جو ان کے

پاس تھے عینک یا ایگہ نے ان کو گمراہ کرنا چاہئے کہ میں
اللہ کی کتاب کے پیچھے گمراہ نہ ہو اور وہ کچھ جانتے ہی نہیں اور

جب صلحا و فضلا یعنی مشائخ

قائل ہو گئے تو منکران مہدی کی حجت باطل

ہو گئی چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اور جو لوگ عینک
و انہیں اللہ کے دین میں سے کہہ کر لوگ اللہ کو مانگتے

ہیں ان کے پروردگار کے نزدیک در ان پر عذاب

اور ان کے لئے سخت عذاب ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کیا

ان کے لئے نشان نہیں کہ اس کو جانتے ہیں بنی اسرائیل
اللہ اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اور ان کو اللہ گواہ محمد کا رسول ہے

اور جو لوگ اس کے ساتھ ہیں اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کہہ دے کافی ہے
اللہ گواہ میرے اور تمہارے دینا اور وہ لوگ جو کچھ کہتے ہیں

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اور ان کے لئے سخت عذاب ہے اور ان کے لئے سخت عذاب ہے

اذا توافق الشئ بشئ آخر فافكار الشئ انكار

الاخر وقوله تعالى والمجاہم رسول الله

مصافق للمعصم نذير يومئذ الذين اوتوا

الكتب كتاب الله وشرعوا لهم ما لا يعلمون

جز (۱) کوہ ۱۲

واذا قال جماعة الصلحا والفضلاء

والعلماء بطلت حجة المنكرين لقوله تعالى

والذين تحاجون في الله من بعد ما استجب

لهم عذاب مشايخ وقوله تعالى او لم يكن

لهم اية ان يجعل علماء بنی اسرائیل

تعالى وكفى بالله شهيدا محمد رسول الله والذين

معہ اية وقوله تعالى قل كفى بالله شهيدا

بنی وینکم ومن عنان العلم کتابا فاقبل

اولم يكن لهم اية ان يجعل علماء بنی اسرائیل ولونزلناه على بعض

الا عجبين فقرآه عليهم ما كانوا به موهين كذا لك مثل كنه في قلوب

الجمين لا يؤمنون به حتى يزوال العذاب الا ليم فياتهم بغتة وهم

لا يشعرون - جز ۱۵ کوہ ۱۵ - کیا ان کے لئے یہ نشان نہیں کہ اس کو جانتے ہیں بنی اسرائیل کہ

علماء را اگر ہم یہ قرآن اتار دے کسی عجمی زبان واسے پر پھر وہ اس کو ان پر چڑھتا تو بھی یہ لوگ اس پر ایمان

نہ لاتے اسی طرح ہم نے چلا یا اس انکار کو کہ گنہ گاروں کے دلوں میں وہ اس پر ایمان نہ لائیں گے جب تک

نہ دیکھیں در ذاک عذاب کو پس وہ ان پر آ پڑے اچانک اور انکو خبر نہ ہو۔

موصوفاً بطاعة الله ورسوله ثبت۔ اولئك
 اور جو بے منون نہ قبول کر لیا اس حال میں کہ وہ موصوفین اللہ اور
 رسول کی اطاعت سے تو ثابت ہو جائے یہی ہیں سچے
 ایمان دار۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اور جو کہنا اپنے
 میں اللہ اور رسول کا تو وہ ان کے ساتھ ہیں جن پر ظلم فرمایا
 ایسے انبیاء و صدیقین شہداء اور صالحین اور یہ لوگ
 اپنے رفیق ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اور جو اطاعت
 اللہ اور اس کے رسول کی تو اللہ اس کو داخل کرے گا انہوں
 میں جن کے نیچے نہر ہے بہتی ہیں وہ اس ہی شہر میں گئے
 یہی بڑی کامیابی ہے اور دونوں جہاں میں فدی کے لئے تعریف سزا
 اور حکومت اسی کی ہے اور ایک طرف تم لوگ۔
 (تصدیق الایات کا رسالہ تمام ہوا)
 (تمت رسالہ تصدیق الایات)

المرقوم ۲، محرم الحرام ۱۳۶۱ھ

مکتوب حضرت سید گیمیانید یعقوب بن حضرت گیمیانید محمد تہجد گر وہ مجدد
 بسم الله الرحمن الرحيم

جناب عالی بنو نصیب عالی میاںید میراں از جانب سید جناب عالی و منصب عالی میاںید میراں سید یعقوب کی طرف
 یعقوب سلام فراوان و تحیات ہے پایاں رسول است سلام فراوان و تحیات ہے پایاں رسول و مطاعہ کریم و مقصد
 مطاعہ نمایانہ مطاعہ آگودیں ایام شنیدہ شدہ است ہے کہ اند فوں ناگیا ہے کہ بایزید خان نے آپ سے
 کہ بایزید خان یا شاخص نموده است مٹوش آگودہ ہدیت تحقیق کی کہ اس کا مضمون یہ ہے کہ تم نے حضرت میرزا محمد ہدی
 حضرت میرزا محمد ہدی موعود علیہ السلام چون قبول کردہ اید موعود علیہ السلام کو کس طرح قبول کیا ہے اور کس طرح
 و بچہ و تحقیق کردہ اید یا ہم معلوم اید کہ اگر انجینس تحقیق کی ہے جو ہم کو بھی معلوم کرنا چاہیے اگلیا کہا تو
 گفتہ است میں اور اللہ بگفتہ کہ چنانچہ نبوت نبی علیہ السلام اس کو کہہ دینا چاہیے کہ جیسا کہ ہم نے نبی کی نبوت کی
 تحقیق کردہ قبول کردہ ایچم ہدیت سید محمد ہدی موعود تحقیق کو کے قبول کیا ہے اس طرح حضرت سید محمد ہدی
 علیہ السلام تحقیق کردہ قبول کردہ ایچم ہدیت سید محمد ہدی موعود تحقیق کو کے قبول کیا ہے اس طرح حضرت سید محمد ہدی

اور اباید کہ انچہ اشکال پیش آید و گراں باشند از انچہ
 رز بنوت حضرت پیغمبر علیہ السلام مرہو و نصاریٰ اند
 برائیں حل مشکلات نوشتہ در صحنہ آقا اذات بفرستد
 انشاء اللہ تعالیٰ اور از ایشان حل خواہد شد و السلام
 متلاشی جو اس کو پائنت کہ جو کچہ شوارہای در گرافی حضرت
 پیغمبر کی نبوت کے باب میں ہو و نصاریٰ کو پس آئی ہوں
 ان مشکلات کا حل دکھ کر ہدیٰ کی تہہ ہدیٰ کر نیوالو کس پاس
 روانہ کرے انشاء اللہ تعالیٰ مہمدتوں کے ذریعہ یہاں
 کے مشکلات بھی اس کے لئے حل ہو جائیں گی و السلام

نیز حضرت بندگان بد یعقوب نے تقریر فرمائی ہے کہ

اگر کسی پر سکہ دلیل تصدیق تھا میرا یہ محمد ہدیٰ
 علیہ السلام صحت ہے جواب یاد گفت کہ نظر کریم در وقت
 آمدن ہدیٰ علیہ السلام پس باقیمر اہل بیتہ ظہور ہی رزنا
 باشد کہ خالی از محمد و انجاء شد با اتفاق خدا و اہل الجہل و
 نیز و ہم کہ مرتباً بالاتر از تقلید نیست پس تسک
 احادیث و نبوت و درو ارشاد یکلان ذالک شخص
 بالحق تعالیٰ اگر فرضاً و تقدیراً تسک با تادیش جواز
 اور اگر فرضاً و تقدیراً احادیث تسک کرنے کو

داریم تا ہم تصحیح احادیث و جمع آن تعدیل و صل جبارت
 بر حقیقت یا مجاز و اسکان یا نیست زیرا کہ سائیکہ ذر
 باب و یمیم بودیم و مرتبہ تعیین احادیث بود صف
 غلط خورد و اند چنانچہ ابن مصلح کہ امام و احادیث بود
 اور ابن جوزی کہ فعل درین علم بود و طعن لبکند کہ
 ابن جوزی تہفیف در موضوعات کردہ است دلیل
 علی وضعہا بن حقہا ان تذکرہ فی الضعاف ویرت
 در ار جوزہ کہ در اصول حدیث است مذکور است
 ہمچنین مفسر ابن جلع کردہ اند کہ شیطان القادر قرآنہ بنی علیہ
 السلام کردہ است آنجا کہ گفت تذکرہ الضعاف
 العباد ان شفاعتھن لہم حتیٰ ذکر مکنند در بیان تہ
 سہ فیضیہ سوال و جواب حضرت عالم ہند نے جو تحریر فرمایا ہے گویان و مایا۔

وما در مسلمان قبل از من رسول کا نبی کا ادا کسی رسول ادنیٰ کو نہیں بھیجا مگر حبیبؐ نے کوئی تمنا کی تو
تمنیٰ اُتی الشیطان فی اُھنیۃ یہ تفسیر اسی روایت شیطان نے اس کی تمنا میں کچھ ڈال دیا کہ بیان کے تحت کرتے ہیں
مافی نیست الا ما شاء اللہ و محمدان بروضع ایں اس روایت سے کوئی تفسیر خالی نہیں لایا اشارۃ اور محدثین

اس اتفاق کی روایت کے موضوع ہونے پر
متفق اندھنی قالوا انجشی الکفر علی من یعتقد الذہبین اہل الذہب متفق ہیں یہاں تک کہ تمہیں کہ جس نے اعتقاد کیا اتفاق کی روایت پر
حدیث روایت کی کند قال علیہ السلام سئل انزل الکلام الاحاد اس کے کفر کا خوف ہوا اسی طرح اصولیان حدیث روایت کرتے ہیں کہ
انحضرت نے فرمایا میرا علقہ قریب سے تھا کہ لے لے شین بہت

من بعد فاعرضوا علی کلام اللہ فان بافقوا اذ اقبلوا یس ثم ان کو کتاب اللہ پر پیش کروا اگر موافق ہوئے قبول کروا
والا فردوا و محمدان قائل بوضع اویسند و وضعہ اذ کروا اور محدثین اس بات کے موضوع ہونے کے قائل ہیں اہل
الزنادقہ میگوینے ہیں اصولیان ربیان اذا تعارضتہم ترک اس کو نہ دیکھوں نے وضع کیا ہوا اسی طرح اصولیاء کہ دو
الروایات ان لم یسقطا فللمجتہد ان یصلح لہما اروایتوں میں تعارض پیدا ہوا اور دونوں سے مقتدہ کو چاہے کہ
شما علی شہادۃ القلب حدیث اتفقوا ہر اس حدیث کی شہادت پر ان میں جو حق چاہے کہ اس کے بیان میں حدیث بڑھ کر ہو
المومن فاذا یبظہر اللہ ہی آرند اس حدیث را فتحنا اہل انانی کیونکہ وہ دیکھتا ہوا حدیث کے غور سے پیش کرتے ہیں لیکن محدثین
در موضوعات ذکر کردہ اندر ایضا مشہور در عام و خاص است نے اس حدیث کو در ہجو عین کر گیا ہے نیز خاص و عام میں مشہور

کراصح الکلام بعد کلام اللہ تعالیٰ بخاری و مسلم
از مع ذلک یقول ابن صلاح و قدر و وضعہما
اس کتاب میں صلح کتاب ہے کہ ان دونوں میں ضعیف روایتوں کی

وایت قول ابن صلاح در رجزہ مذکور است در قبول روایت
ال اختلاف اگرچہ مذہب صحیح نہایت کہ مقبول است اذ
لم یعتقد وضع الاحادیث کا لفظ اہل
و در رجزہ میگوید کتاب بخاری و مسلم ملاقات
من الشیعۃ و ایضا بعضی احادیث کہ در حدیث مسطور روایتوں سے بھری ہوئی ہے و نیز بعضی احادیث جو در حدیث
است مطعون بوضع اند و کذا بعض مدار و علی الہذا علو مذکور ہیں ان میں بھی موضوع ہر ایک کا طعن کیا گیا ہے اسی طرح حیار العلوم

سہ چنانچہ اس حدیث در حاشیہ حاشی مذکور است اہل اضعاف ثبوت طاب موافق حضرت میا نید شہاب الدین
شہید رحم چنانچہ یہ حدیث حاشی کے حاشیہ میں مذکور ہے۔

نسبت بوضوح کردہ اند مقصود درین تفویض است بنظر انصاف بایست
که با چندین اختلافها و احتمالات چه نوع کفریم دعوی کی که موصوف
با و منافقین راست علیہ السلام پیچا افتاد، مگر آنکه تعلیق کردیم
علما را بنی علیہ السلام برده و جریان فرموده اند کما قال علیہ السلام

العلماء ورثة الانبياء ما لم يسلوا الى الدنيا
واذا هالوا الى الدنيا فاحذرهم وكذا المثلث
قال العلماء امناء الله ما لم ينحطوا الى الملوك
فاذ لنا طوعهم فاحذرهم فانهم لصوص الدين
فانهم لصوص الدين فانهم لصوص الدين
هم ائمة الزمومة اند پس بپايشد که احوال برده

تخصص نموده تعلیق ورثه الانبياء کنیم و دیده ایم که علماء
که منکر اند اکثر اهل دنیا اند و اختلاف با ملوک دارند
پس احوال علماء که مصدقان ائمة علیہ السلام اند فیتیم
سے پس ہم پر ضرور سوچا کہ دو قسم کے علماء کی تحقیق کر کے

لے نیز ابن حجر بیضاوی نے تفسیر بیضاوی مطبوعہ ان قائل است (از مستطاب) نیز ابن حجر
ان احادیث کے موضوع بنویکا قائل ہے جو تفسیر بیضاوی میں مذکور ہیں۔ ۱۲۰۰ حوالہ الاسلام محمد غزالی نے اپنی کتاب
مختصر الاحیاء میں تحریر فرمایا ہے کہ

وعلم ان من رغب في طلب الدنيا قبل ان يطلب الله
واعرض عن الآخرة فهو دجال الدين وقوام هذا
الشياطين الامم الذين لا امل لهم والذين يقتلوا
بدن في ارض عن الدنيا والاكل الجاهل على الله كالا
والصحة اذ لا يسلط ولا يظلم من ان الاعيان لو لم يضر
عالم لا يضر ولا يضر ولا يضر من الدلائل لو لم يضر
تقبح الدين

کتاب میں دنیا و مافیہا و عالمی و شریعتی و تشریحی ہیں پس ہم مہدی کی تعلیم کرنے والے علماء کے
 و متورعین الحق حتی ملتوا بایرادات الانبیاء و ما احوال کو پاتے ہیں دنیا و مافیہا کو ترک کر نواہے
 لہذا ان کا متبعوہم فانہم و انصفہم رحمہ اللہ اللہ کی طلب رکھنے والے فقہ پر بھروسہ رکھنے والے
 علیٰ احسن النصف حضرت میاں سید زین العابدینؑ نیز شریعی زندگی بسر کرنے والے ائمہ کے لئے دنیا سے
 حضرت مجتہد گروہ نے اس مکتوب کو اپنے مجموعہ تعلیمات پر سبز کرنے والے ہیں ہاشمکے پیچھے انبیاء کی درستی
 میں افضل المعجزات کے عواشی پر مدح فرمایا ہے (کو تو کیوں ہم اکی اتباع نہ کریں پس تو اس بات کو
 سمجھو اور انصاف کر رحم کرے اللہ اس پر جس نے انصاف
 المرقوم ۲۹ محرم الحرام ۱۳۹۱ھ

واقف المجرور و ف
 خاکپاؤ گروہ امام مہدی موعود و خلیفہ ائمہ علیہ الصلوٰۃ والسلام
 حقیر و لا عرف گوریمیاں مہدی ساکن حیدرآباد و کن سدی غنیمت بازار
 محلہ پٹھان داری

سے حضرت عالم بائند نے اپنے زانے کے مصدق علماء کے اوصاف بیان فرمائے ہیں۔

۳۰۹۷۵	تاریخ
الحمد ۲۸	تاریخ
۷۵۲	تاریخ

